سابقہ باپٹسٹ چرچ سمیت۔ مساجد میں تبدیل کیا جاچکا ہے۔

یورپ میں اسلام کی موجودگی عیسائیوں کو ایک نادر موقع مہیا کرتی ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں کسی ظلم اور انتقامی کارروائی سے بے خوف ہو کر مسلمانوں پر شہادت دے سکیں۔ تاہم صرف چند ہی مشنریاں ایسی ہیں جنھوں نے اپنی کوششوں کا رخ مسلمانوں کی جانب موڑ دیا ہے۔ جیسے جیسے اسلامی ثقافتی اور مذہبی ادارے زیادہ تعداد میں تشکیل پا رہے ہیں۔ اسی رفتار سے آبادی کی اکثریت میں تبلیغ کے امکانات معدوم ہو رہے ہیں مشن کے راہنماؤں کا کہنا ہے کہ یورپ میں مسلمانوں تک رسائی کا دروازہ بڑی تیزی سے بند ہو رہا ہے۔

مسیح کا پیغام مسلمانوں تک۔ رویے میں ہم آہنگی کی ضرورت ہے

بروس براڈشاہ (BRUCE BRADS SHOW) امریکی تنظیم مارک
MISSION ADVANCED RESEARCH AND COMMUNICATION CENTRE
کا سٹاف ممبر ہے۔ اس نے مشنری کی حیثیت سے تین سال صومالیہ میں گزارے۔ ذیل کا مضمون اس کی ذاتی رائے ہے۔ جو "مارک نیوزلیٹر" میں شائع ہوا۔

اسلامی ثقافت میں انضمام نمود و نمائش سے ماورا ہے۔ یہ ذہن کی تجدید کا تقاضا کرتا ہے۔ میں ایک مسلم ملک میں مقیم تھا ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے لحم خنزیر (HAMS) کے بند ڈبوں کا ایک کریٹ امریکہ سے موصول ہوا ہے۔ یہ خواب اپنے مقصد سے متعلق میری مایوسیوں، امریکی ثقافتی علامات کے زیاں، مقامی مذہبی پابندیوں پر بے صبری اور اپنی ذات میں ارتکاز کی ایک علامت تھا۔ کیا اس خواب نے میری ان کوششوں کی حوصلہ شکنی کی تھی جو میں اپنے اردگرد کے لوگوں میں گھل مل جانے کے لیے کر رہا تھا۔ نہیں بلکہ اس نے میری نگاہوں کو خارجی پہلوؤں سے ماوراء تک پہنچا دیا تھا اور ایک عظیم سچائی کی قدر و قیمت کو سمجھنے کی طرف متوجہ کیا، وہ یہ کہ میں اپنے ذہن کی تجدید کروں۔

نیم شعوری طور پر میں نے غلط چیزوں پر اپنی توجہ مرکوز رکھی تھی۔ خوراک، لباس اور رہائش کو ماحول کے مطابق ڈھالنا کسی غیر ملکی ثقافت میں بود و باش کا ابتدائی مرحلہ ہے۔ تاہم ہمیں اپنے ذہنوں کی تجدید پر مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہم مسیح کے ذہن کو زیادہ مؤثر طور پر دوسروں تک منتقل کر سکیں۔

"اپنے ذہن کی تجدید کے ذریعے اپنے اندر تبدیلی لاؤ۔ تاکہ تم ثابت کر سکو کہ خدا کی مرضی

کیا ہے وہ یہ کہ جو اچھی بات ہے وہ قابلِ قبول اور مکمل ہے" (رومن۔ 12:2) جب ہم یسوع مسیح کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہوں تو اس نصیحت سے کیا مراد ہے؟

میں نے حال ہی میں پروٹسٹنٹ مشنوں کی کانفرنس میں شرکت کی۔ جس کا مرکزی موضوع مسلمانوں کے ساتھ "خوش خبریوں" (GOOD NEWS) کا تبادلہ تھا۔ اس کانفرنس میں وسیع اور متنوع طبقات سے وابستہ میرے مسیحی بھائیوں نے شرکت کی۔ وہ میری ہی طرح تعلیمات مقدس کے پرچار کی فکر رکھتے تھے۔

اس کانفرنس میں مجھے سب سے زیادہ اس ہدایت نے متاثر کیا کہ ہم جیسے ہیں اور جو کچھ کرتے ہیں اس میں مکمل مسیح کی طرح بن جائیں۔ چونکہ ہم اپنی وضع قطع، اپنی عاجز اور ادھوری ذاتوں کے ذریعے مسیح کو مسلمانوں تک پہنچاتے ہیں۔ اس لیے کیوں نہ ہم اپنے وجود کو حتی الامکان اس طرح سنواریں کہ مسیح کی قوت ہمارے اندر منتقل ہو جائے۔ مشنوں کے لیے یہ نسخہ فرحت بخش حد تک سادہ ہے۔ کئی سال پہلے جب میں نے پہلی بار اسے سنا تو میں اس سے بہت متاثر ہوا اور میں اس پر مسلسل زور دیتا رہا ہوں۔ تاہم اس پر عمل پیرا ہونے کے لیے بڑے ارادے اور کوشش کی ضرورت ہے۔

اسلامی معاشروں میں قیام کے دوران ہمیں کس طرح رہنا سہنا، کھانا پینا اور عمل کرنا چاہیے، کانفرنس میں ہم نے اس پر تفصیل سے بحث کی اور اس بات سے اتفاق کیا کہ اثر پذیری بہت ہی اہم ہے اگر اسلامی مقدس ہستیاں داڑھی رکھ سکتی ہیں تو عیسائی مقدس شخصیتوں کو بھی روایات کی پاسداری میں داڑھی رکھنی چاہیے۔

تاہم کچھ خارجی مسائل اتنے سادہ بھی نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر کچھ مقامات پر مسلم خواتین سر سے پاؤں تک اپنا وجود ڈھانپتی ہیں۔ کیا عیسائی خواتین کو بھی ایسا کرنا چاہیے؟ شاید! تاہم عیسائی خواتین، اسلامی طرز کے لباس کو بڑی آسانی سے نامناسب، غیر آرام دہ اور متشددانہ قرار دے سکتی ہیں۔ یسوع کے ذریعے انہیں جو آزادی حاصل ہے اسے وہ ایسا لباس نہ پہننے کے لیے استعمال کر سکتی ہیں۔ جبکہ دیگر خواتین یوں بھی سوچ سکتی ہیں کہ ایسا لباس رابطے اور تعلق کی ایک مناسب قیمت ہے۔

خارجی تقاضوں کی اہمیت کو گھٹائے بغیر ہمیں ذہنوں کی تجدید کے تجربے پر اپنی توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ مجھے امید ہے کہ اس عمل سے ہمارے وہ حضرات جو دنیا کے زیادہ طاقتور اور امیر معاشروں میں رہتے ہیں، ان لوگوں کو سمجھنے کے قابل ہو جائیں گے جو کم تر موافق حالات میں رہائش پذیر ہیں اور وہ غریبوں اور بیکسوں کے ساتھ ہمدردی کر سکیں گے۔ جن میں سے اکثر مسلمان ہیں، یہ ہمدردی ہمیں اس قابل بنا سکتی ہے کہ ہم مکمل اور مقدس بائیبل کی تعلیمات کی